فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الخ

مبوّب بطرزِ جدید

فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رح

باہتمام

حاجی محمد زکی عفی عنہ

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

نام کتاب ـــــ فتاوٰی عزیزی
جلد ـــــــــــــ
ناشر ـــــــ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
ضخامت ـــــــ ۶۳۲ صفحات
کتابت ـــــــ حافظ گلزار احمد
تعداد ـــــــ ایک ہزار
پریس ـــــــ ایجوکیشنل پریس کراچی
سن طبع ـــــــ سنہ ۱۳۸۷ ھ
طبع جدید ـــــــ ۱۴۰۸ھ
ملنے کا پتہ
ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے۔

ان الشیطن لایستمی   یعنی میرے نام کو شیطان اپنا نام ظاہر نہیں کر سکتا ؛

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی نہیں فرمایا ہے کہ :۔

لایدعی منصب نبوتی   "یعنی شیطان دعوٰی میرے منصب نبوت کا نہیں کرسکتا :

اور اسی وجہ سے بعض محققین نے کہا ہے کہ بوقت وفات جو صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی اس صورت کے مانند شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ عام طور پہ زمانہ ظہور نبوت سے تا وفات جب جو صورت آنحضرت ؐ کی رہی۔ انمیں سے کسی وقت کی صورت کے مانند شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا ہے اور بعض محققین نے اس سے بھی زیادہ عام کر دیا ہے اور کہا ہے کہ تمام زمانہ حیات میں آنحضرت ؐ کی جب جو صورت ہوئی۔ انمیں سے کسی وقت کی صورت کے مانند شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا اور محققین نے اس قول کو مرجوح اور ضعیف کہا کہ کوئی شخص اچھی بُری جو صورت خواب میں دیکھے اور یہ گمان خواب میں کرے کہ یہ آنحضرت ؐ ہیں تو وہ خواب صحیح ہوگا اور یہ قول کیونکر مرجوح نہ ہو اسواسطے کہ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں اکثر گمراہوں کا نام آنحضرت ؐ کا نام مبارک ہے اور ایسے لوگ اس امت کے ہر ایک فرقہ میں ہیں اور اکثر لوگ ادعا نبوت کا کرتے ہیں۔ تو کیا تعجب ہے کہ شیطان اپنی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہونے کا وہم دلائے اور دعوی نبوت کے کرنے کا گمان کرلائے اور اسی وجہ سے انہی اقوال کا اعتبار ہے جو ثقات نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات سنا۔ اور پھر اپنی حیات   میں یکے بعد دیگرے دوسرے سے بیان کرتے رہے

تو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے قرینہ سے دریافت کیا تھا کہ اس بیمار کا بحران تام جید ہے اب یہ اچھا ہو گا۔ تو ایسا وقت غنیمت جان کر برہان شاہ کو فریب دیا۔ اور چونکہ برہان شاہ اس باریکی سے واقف نہ تھے۔ صورت و شباہت کی جانب لحاظ نہ کیا۔ اور شیطان کے دام میں پھنس گئے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رض وغیرہ صحابہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص کہتا تھا کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا ہوں۔ تو صحابہ کرام اس شخص سے دریافت کرتے تھے کہ کس صورت میں دیکھا۔ تو برہان شاہ کی جہالت سے شیطان کو مدد ملی اور برہان شاہ کو گمراہ کیا۔ برہان شاہ کا یہ خواب ہرگز قابل اعتبار نہیں فقط۔

سوال : تحفہ اثنا عشریہ میں صلوٰۃ وسلام یعنی درود وسلام بالاستقلال بارہ امام کے حق میں لکھا ہے حالانکہ یہ امر اہل سُنّت والجماعت کے نزدیک ناجائز ہے۔ اس واسطے کہ اس میں اہل بدعت کی مشابہت لازم آتی ہے اور اہل سنت نے ایسی مشابہت سے پرہیز کرنا اپنے لئے لازم جانا ہے تو اس امر کے جواز کے لئے سند اہلسنت کی کتب معتبرہ سے بیان کرنا چاہیئے۔

جواب : تحفہ اثنا عشریہ میں کسی جگہ صلوٰۃ بالاستقلال غیر انبیاء کے حق میں نہیں لکھا گیا۔ البتہ لفظ علیہ السلام کا حضرت امیر المؤمنین رض و حضرت سیدۃ النساء و جناب حسنین رض و دیگر آئمہ کے حق میں مذکور ہے اور اہل سنت کا مذہب یہی ہے کہ صلوٰۃ بالاستقلال غیر انبیاء کے حق میں درست نہیں اور لفظ سلام کا غیر انبیاء کی شان میں کہہ سکتے ہیں

اس کی سند یہ ہے کہ اہل سنت کی کتب قدیمہ حدیث میں علی الخصوص ابوداؤد وصحیح بخاری میں حضرت علی وحضرات حسنین وحضرت فاطمہ رضہ وحضرت خدیجہ وحضرت عباس رضہ کے ذکر مبارک کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا مذکور ہے ۔ البتہ بعض علماء ماوراء النہر نے شیعہ کی مشابہت کے لحاظ سے اس کو منع لکھا ہے لیکن فی الواقع مشابہت بدعوں کی امر خیر میں منع ہے ۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ پہلی کتاب اصول حنفیہ کی شاشی ہے ۔ اس میں نفس خطبہ میں بعد حمد وصلوٰۃ کے لکھا ہے ۔ والسلام علیٰ ابی حنیفۃ واحبابہ ۔ یعنی سلام نازل ہو حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ پر اور آپ کے احباب پر ۔ اور ظاہر ہے کہ مرتبہ حضرات موصوفین کا جن کا نام نامی اُوپر مذکور ہوا ہے حضرت امام اعظم رح کے مرتبہ سے کم نہیں ۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کے نزدیک بھی لفظ سلام کا اطلاق ان بزرگوں کی شان میں بہتر ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ " لفظ "علیہ السلام" کا غیر انبیا کی شان میں کہنا چاہیئے ۔ چنانچہ یہ حدیث ہے :۔

علیہ السّلام تحیّۃ الموتیٰ[۱] یعنی اموات کی شان میں علیہ السلام کہنا ان کے لئے تحفہ ہے ۔

یعنی بلا تخصیص ہر میت مسلمان کے لئے لفظ علیہ السلام کا تحفہ ہے تو اہل اسلام میں غیر انبیاء کی شان میں بھی علیہ السلام کہنا شرعاً ثابت ہے ۔ فقط

خلیل الرحمٰن برہان پوری رح کا یہ کلام ہے جو کہ صواعق محرقہ میں لکھا ہے :۔

الآیۃ الثالثۃ قولہ تعالیٰ " سلام علیٰ الیاسین فقد نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انّ المراد بذالک سلام علیٰ آل محمّد وکذا قالہ الکلبی فہو صلی اللہ علیہ وسلّم داخل بالطریق الاولیٰ والنصّ کما فی اللّٰھم صلّ علیٰ آل ابی اوفیٰ[۱] ۔

یعنی تیسری آیت یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ۔ سلام علیٰ الیاسین تو ایک جماعت مفسّرین نے حضرت عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ اس کلام پاک سے مراد یہ ہے کہ سلام علےٰ آل محمّد ، ایسا ہی کلبی کا قول ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے جن انبیاء علیہم السلام کے حق میں سلام فرمایا ہے ۔ ان میں جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں ، یا اس وجہ سے کہ جب اس آیت سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے حق میں سلام فرمایا ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بطریق اولیٰ سلام ہوا یا اس وجہ سے کہ ظاہر طور پر خود نص سے یہ امر ثابت ہے اس بنا پر کہ آل محمد سے مقصود خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اللّٰھم صلّ علیٰ آلِ ابی اوفیٰ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آل ابی کا لفظ فرمایا ۔ حالانکہ اس سے مقصود خاص ابی اوفیٰ تھے ۔ بغوی نے بھی معالم التنزیل میں یہ روایت لکھی ہے اور اللہ تعالےٰ نے سورۂ طٰہٰ میں فرمایا ہے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ یعنی سلام ہے اس پر جس نے راہِ راست اختیار کی ۔ تو اس آیت میں تخصیص انبیاء